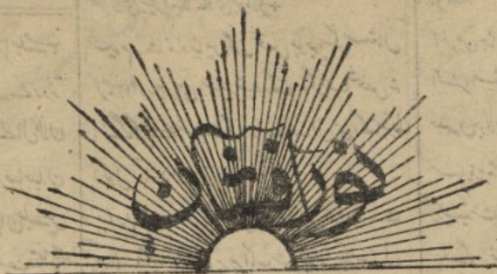






قیمت سالانہ بلا محصول

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالانہ بمحصول

نمبر ۴۱ جلد ۱۱

لودیانہ ۱۱ اکتوبر ۱۸۸۸ء

قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

سوات اور بنیر کے سرداروں نے امیر کابل سے دشمنی پیدا کر لی ہے۔ **غلزائی** فرقہ کے حکام نے ظاہرا طور سے امیر سے مخالفت کی ہے۔ **غزنی** کے حاکم نے جسقدر روپیہ مالگذاری کا وصول کیا ہے وہ سب اپنے پاس رکھکر امیر کو جواب دیدیا ہے۔ **روس** کی طرف سے صوبہ جلگیر یہ واقع روم میں جنگی سامان بڑی سرعت کے ساتھ پہنچ رہا ہے۔ **فرانس** نے جو تجاویز صلح چین کے سامنے پیش کی تھیں انکو چین نے منظور کیا ہے۔ **شملہ** سے خبر آئی ہے کہ البرٹ بل ابھی پاس نہیں ہوگا۔ **امیر کابل** کا چھوٹا بیٹا شمس الدین خان فوت ہو گیا۔ **سلطنت** روم کی فوجی کارروائی جرمنی افسروں کے ہاتھ میں رہیگی۔ **اسٹریا** و روس اور جرمن کی فوجیں اپنی سرحدات پر فراہم ہو رہی ہیں اور وہ سامان ہو رہے ہیں کہ ذرا سی بات پر جنگ چھڑ سکتی ہے۔ **میڈیکاسگر** کا وزیر اعظم فرانس سے لڑنے پر آمادہ ہے۔ **کلکتہ** کا امتحان انٹرنس بجائے نومبر کے ۱۷ دسمبر کو شروع ہوگا۔ **انگلستان** کو اسٹریا صلاح دیتا ہے کہ فوراً نیوزیلینڈ پر اپنا قبضہ کر لو۔ **پنجاب** میں صرف کشمیر سے سال گذشتہ میں ۳۶۸ من چرس پہنچا ہے۔ **امیر کابل** نے قندھار میں سواروں کی اور ہرات میں پیادوں کی ڈاک مقرر کی ہے۔ **شولاپور** میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان سخت لڑائی ہو گئی ہے۔ **پنجاب** گورنمنٹ کو دلیپ سنگھ کے آنے کی نسبت کچھ شبہ نہیں ہے۔ **انگلستان** میں دیوالہ کا قانون سال آئندہ سے ترمیم کیا گیا ہے۔ **شاہ** سویڈن کے فرزند تمام دنیا کی سیر کو نکلے ہیں۔ **جمرود** میں قلعہ تعمیر ہونے کی درخواست کو گورنمنٹ نے نامنظور کیا ہے۔ **دریائے** سنگ کری کے باڑہ سے صوبہ ٹانکن میں سینکڑوں گاؤں اور ہزاروں آدمی بہہ گئے ہیں۔ **نواب** لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ممالک پنجاب دوسری رجمنٹ والنٹیر کے آنریری کرنل مقرر ہوئے۔ **سال** آئندہ میں ہندوستان میں ریلوں کے وسیع کرنے میں سرکار انگریزی ۶ کروڑ روپیہ خرچ کریگی۔ **سلطان** روم اپنی سلطنت کے تمام اندرونی اور بیرونی معاملات میں کچھ مایوسی ظاہر کر رہا ہے۔ **ڈاکوؤں** نے سلطنت روم میں راستے بند کر دئے ہیں۔ **انگریزی** انجنیر جو بیت المقدس میں پیمایش کر رہا تھا اُس کو سلطان روم نے نکالدیا ہے۔ **لنکا** میں ایک کالج کاشتکاری کا جاری ہونے والا ہے۔ **جموں** سے آگے حضور گورنر جنرل ہند کے ساتھ کسی اخبار کا نامہ نگار جانے نہ پائیگا۔ **لاسہ** کا فساد بدستور جاری ہے اور ملک میں فتور پڑ رہا ہے۔ **مکتی** فوج کے میجر ٹکر صاحب آجکل لاہور میں وارد ہیں اور پھر دہلی میں تشریف لیجاوینگے۔ **سرکار انگریزی** کو لنکا میں ناریل کی آمدنی ۴ کروڑ ۴۰ لاکھ سالانہ کی ہے۔ **شاہ** سپین کی فرانس کے بازاروں میں سخت بیعزتی ہوئی اور شاہ موصوف فرانس میں ایک روز بھی نہ ٹھہرے۔ **لیشاور** کچھ سرحدی علاقہ سرکار انگریزی نے چھوڑ دیا ہے۔ **بلوچستان** کا اسباب تجارتی کراچی میں خاطرخواہ نفع کے ساتھ فروخت ہو رہا ہے۔ **علاقہ** تخت سلیمان کی پیمایش سرکاری طور پر ہو رہی ہے۔ **کلکتہ** کی نمایشگاہ کی سیر کے واسطے امریکہ اور یورپ کے لوگ بھی آوینگے +

نور افشان

——— انجمن انسداد مسکرات کا تیسرا جلسہ حسب نوٹس مندرجہ اخبار نور افشان ۱۵ اکتوبر کو جمعہ کے روز شام کے وقت قریب ۷ بجے مشن سکول کے ہال کلان میں منعقد ہوا۔ میلہ دسہرہ کے باعث اکثر صاحبان حاضر نہ ہوئے مگر تاہم تقریباً تین سو صاحبان جلسہ میں تشریف فرما تھے۔ شروع میں منشی عبد اللطیف وقائع نگار نے ایک مضمون شراب خوری کے قبوحات میں پڑھکر سنایا۔ یہہ مضمون ہفتہ آئندہ میں بصیغہ مراسلات نذر ناظرین اخبار کیا جائیگا +

پھر سٹوونٹ بریرام صاحب نے جو ہمارے مشن سکول کا ایک طالب علم ہے مشہور نظم لک ناٹ اپٹ دی سپارکلنگ واین کا ترجمہ معہ اصل و شرح کے پڑھ کر سنائی +

بعد میں جناب پادری ای پی نیوٹن صاحب پرنسپل مشن سکول لودیانہ نے ایک پُر تاثیر تقریر حسب موقع بیان فرمائی پادری صاحب موصوف نے فرمایا کہ مجھکو یقین ہے کہ حاضرین مجلس میں کوئی صاحب ایسا نہ ہوگا جو کثرت سے شراب خوری کرتا ہو مگر شاید ایسے حاضر ہوں جو اعتدال کے ساتھ اِسکا استعمال کرتے ہوں اور ایسے استعمال کو معیوب نہ سمجھتے ہوں۔ انہیں کے فائدہ کے خاطر چند حکم بیان کیا چاہتا ہوں۔ اعتدال کے ساتھ شراب کا استعمال مندرجہ ذیل وجوہات سے نقصان دہ ہے +

اوّل ۔ شراب زہر ہے گو کم استعمال سے اسکے نقصانات ظہور میں نہ آئیں مگر تو بھی اس سے انکار نہیں ہو سکتا ہے کہ یہہ زہر نہیں ہے +

دوئم ۔ ایک مرتبہ کے پینے سے اسکی عادت پڑ جاتی ہے دنیا بھر میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے کہ جسنے اول ہی مرتبہ کثرت سے شراب پی ہو پر برعکس اُسکے پہلے تھوڑی تھوڑی پیکر اسکا عادی ہوتا ہے +

سیوم ۔ شائد دنیا میں کوئی شخص ہو جو اسکو استعمال کرتا ہوا اور پھر بھی اسپر ضبط رکھتا ہو مگر ایسا شخص نہ پاؤگے کہ جسکے نمونہ سے گو وہ آپ اعتدال ہی رکھتا ہو کوئی نہ کوئی برباد نہ ہوا ہو +

چہارم ۔ میں نے کبھی کسی شخص کو عدم نوشی شراب سے پچھتاتے نہیں سُنا پر ہر ایک شراب خوار بلکہ معتدل شرابی کو بھی پچھتاتے سُنا ہے۔ کیا مناسب نہیں ہے کہ ہم اُس فرقہ میں شامل ہوں جو اپنے فعل سے پشیمان نہوتے ہوں بعد اسکے چند نیک نصائح کے اپنی تقریر ختم کی +

اسکے بعد جناب منشی فتح الدین خان صاحب ماسٹر مشن سکول جالندھر کا مضمون جو اُنہوں نے اسی استدعا کے لئے بھیجا تھا کہ میرا مضمون جلسہ میں پڑھا جاوے سنایا گیا جس کو ہم کسی موقع پر بجنسہٖ درج اخبار کرینگے +

پھر ایک مضمون سید غلام حسین صاحب سابق محرر بندوبست نے شراب خوری کے عام قبوحات پر پڑھکر سنایا۔ یہہ مضمون اپنے برجستہ مقفےٰ عبارت کے باعث عام پسند ہوا اسکو بھی ہم درج اخبار کرینگے +

پھر ایک زبانی تقریر ہمارے ایک ذی علم ہموطن منشی اگر سین صاحب ماسٹر گورنمنٹ سکول لودیانہ نے کی۔ مختلف ممالک کے تواریخ کی شہادت پر ثابت کیا کہ شراب تمام شائستہ قوموں میں کم و بیش مروج تھی گو اس کا استعمال اُمرا اور رؤسا میں محدود تھا مگر اسقدر کبھی بھی عام نہ ہوئی تھی جیسا کہ آجکل ہندوستان میں رواج ہے۔ پھر کہا کہ فلسفہ کا یہہ ایک بڑا بھاری اُصول ہے کہ جب کسی قسم کا مرض یا معیوب عادت خاصوں میں ہو تو اسقدر ضرر رساں نہیں ہوتے جیسا کہ اُسوقت جبکہ یہہ عوام الناس میں گھر کر گئی ہو فی زمانہ ہندوستان میں شراب خوری کا حال ہے۔ اِسکے رواج کی ترغیب ہر طرف سے پائی جاتی ہے معاملہ خطرناک ہوتا جاتا ہے اِسکا انسداد نہایت ہی انسب ہے +

آخر میں جناب خان بہادر منشی قادر بخش خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر پریسیڈنٹ انجمن مذکور نے ایک مضمون جو لاہور سے ایڈیٹر اخبار دہلی پنچ نے بھیجا تھا پڑھکر سنایا یہہ مضمون بھی درج اخبار کیا جاویگا +

پریسیڈنٹ صاحب نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کرکے جلسہ کو برخاست کیا +

ہر ایک مضمون کے پڑھنے کے بعد لوگ انجمن مذکور میں شامل ہوتے رہے اور بلیو ربن جو ممبری کا ایک نشان ہے اِس انجمن کے لائق اور جفاکش سکرٹری مس وئیس صاحبہ کے ہاتھ سے زیب تن کرتے رہے +

اور سکرٹری کے رجسٹر سے ہم کو معلوم ہوا ہے کہ اِس انجمن میں اب بہت ترقی ہوئی ہے چنانچہ اِس جلسہ میں ۶ — صاحب شامل ہوئے ہیں کل تعداد ممبران ۲۱۳ ہے جنمیں سے عیسائی ۸۴ ہیں اور اہل اسلام ۵۵ ہیں اور اہل ہنود ۷۴ ہیں۔ ہم کو یقین ہے کہ اِس انجمن کا فائدہ چند ہی روز میں ہمارے اہل شہر دیکھ لینگے +

معاملات افغانستان کی بابت زار روس کے اجلاس میں روزمرہ مشورے ہوتے ہیں اور یہہ بھی سُنا جاتا ہے کہ گورنر بخارا کو لکھا ہے کہ تم امیر کابل سے پھر اندرونی معاملات کی بابت بات چیت کرو اگر وہ ہمارے ساتھ عہد و پیمان کرنا چاہتا ہے تو صاف طور سے ہم کو لکھے ورنہ ایوب خان کے ساتھ کچھ وعدہ کر لو اور امداد کے واسطے ایوب خان کو کہا جاوے کہ تم کو مدد دیجاویگی۔ اگر یہہ خبر صحیح ہے تو زار روس افغانستان کے معاملات پر دست اندازی کرنیکا پکا ارادہ کر رہا ہے +

مراسلات

تو تیرا رویت ہو گیا اور کرم تو

دانیال نبی کا قول ص ۱۲

نظرِ اجمالی

جو سید یوسف حامد صاحب سیمبی رئیس حیدرآباد دکن نے آنریبل مولوی سید احمد خاں بہادر سی ایس آئی بالقابہ کی کتاب تبیین الکلام فی تفسیر التورات والانجیل علیٰ ملت الاسلام حصہ اول کے مقدمہ عاشرہ پر لکھی ہے

پادری جب علی صاحب (منسٹر متعلق امریکن میتھوڈسٹ ایپسکوپل چرچ صوبہ اودھ) اڈیٹر اخبار سفیر ہند امرتسر پنجاب کی طرف سے

ریمارک نمبر ۲

(سلسلہ قائم کرنے کے لئے پہلے خواہشان کے مندرجہ ذیل نمبروں کو زیر نظر رکھ لینا چاہئے)

(۱) جلد یازدہم نمبر بست و ہفتم مطبوعہ نوزدہم جولائی سنہ ۱۸۹۲ء	اسی سلسلہ کی پہلی ریمارک میں ہم لکھ چکے ہیں کہ جانے
(۲) ایضاً ایضاً نمبر سی ام مشتہرہ بست و ششم ماہ مذکور سنہ صدر	
(۳) " " نمبر سی و دوم مطبوعہ نہم اگست سنہ الیہ	
(۴) " " نمبر سی و سوم مشتہرہ شانزدہم ماہ مذکور سنہ الیہ	
(۵) " " نمبر سی و چہارم مطبوعہ بست و سوم ماہ مذکور سنہ صدر	
(۶) " " نمبر سی و پنجم مشتہرہ سی ام ماہ مذکور سنہ الیہ	
(۷) " " نمبر سی و ہفتم مطبوعہ سیزدہم ستمبر سنہ صدر	

ہمارا فاضلوں کی رائے کتاب متنازعہ کے پہلے حصہ تمام کی نسبت یہہ ہو کہ کاش تمام دنیا کے اہل اسلام کی یہی رائے بائبل کی نسبت ہو جو آنریبل مولوی سید احمد خاں بہادر بالقابہ کی اس کتاب کے حصہ اول میں ہے۔ اور ہم یہہ بھی یاد دلا چکے ہیں کہ عالی نسب والا حسب سید نے اس کتاب میں کلارڈ بشپ کولنزو کے بعض اعتراضوں کا جواب دیا ہے جو ہمارے پہلے نبی تشریع شرایع اور پہلے الہام نویس اور پہلے بانی تواریخ کے مورخ یعنی حضرت موسیٰ کے پہلے صحیفہ پیدائش نام پر کیے تھے۔ اور پھر ہم نے یہہ بھی لکھا ہے کہ آنریبل مولوی صاحب کا جو عقیدہ **الکتاب** کے بارہ میں (خصوصاً جو کتاب مذکورہ کے حصہ اول یعنی متنازعہ میں ہے) موجود پایا جاتا ہے وہ کتاب اقدس کے منکروں اور ملحدوں کے مقابل غنیمت بلکہ تعریف کے قابل ہے +

علاوہ اسکے جناب مولوی محمد چراغ علی خاں صاحب بہادر سول سروس ہز ہائینس نظام کی کتاب

ریفارمز انڈر مسلم رول
پرپوزڈ پولیٹیکل لیگل اینڈ سوشل ریفارمز

کا حاصل مطلب ہم لکھ چکے ہیں کہ جہاد غلامی کثرت ازدواج قیاس اجتہاد حدیث سے انکو انکار ہے۔ اور ہم یہہ بھی دکھا چکے ہیں کہ اعجاز عیسوی (جسکی تردید میں اظہار عیسوی امرتسر کے سفیر ہند نامی مطبع میں موجود ہے) بھی کوئی کتاب ہے جسکی پیروی نجم الہند سید کرتے ہیں۔ آخر میں (ریمارک اول کے) ہم یہہ بھی التماس کر چکے ہیں کہ ہمکو اپنے خداوند کے قول کے رو سے انسب نہیں کہ مخالف ہمارا نہو اُسکو اپنی طرف نہ سمجھیں (عام اس سے کہ ایک بات میں ہو یا ہزاروں باتوں میں) +

اب ہم اپنے وعدہ کے بموجب اس **دوسرے ریمارک** میں متنازعہ کتاب کے پہلے حصہ کے دسوں مقدموں اور دونوں تتموں کی بابت فرداً فرداً معہ انتخاب اپنی رائے قائم کرتے ہیں +

پہلا مقدمہ اس ماہیت کے اثبات میں ہے کہ انسان کی نجات کے لیئے نبیوں کا مبعوث ہونا ضرور ہے تاکہ وہ مقدس گروہ برگشتہ اور خاطی انسان کو نجات (اس میں اس امر کی بحث اسوقت نہیں ہے وہ کیا اور کیونکر اور کیسی وغیرہ وغیرہ ہو کیونکہ بیان وقت اور امر کا تذکرہ ہی کا اس مقدمہ میں کوئی وجہ نہیں کہ ہم آنریبل مولوی صاحب کے اس اصول سے مخالف ہوں کیونکہ نبیوں کے مقدس گروہ کے وجود کی انسان کے لیئے ضرورت بلکہ بہت ضرورت تھی سید صاحب نے اس کے ضمن میں جناب باری جل جلالہ وعم نوالہ کے وجود امجد اور اقدس کی ایک دلربا بحث کی ہو اور نہایت دلچسپ اور سادہ الفاظ استعمال کئے ہیں حتیٰ کہ دلیر کام کرتے ہیں مرحبا +

دوسرا مقدمہ اس میں الہام پر بحث ہے۔ قائلین الہام کے لیئے اسقدر بس ہے کہ سید صاحب نفس الہام کے قائل ہیں۔ باقی رہا اُس کا طور وہ بھی اس مقدمہ میں نجم الہند سید صاحب نے بیان فرمایا ہے۔ درحقیقت ہماری بائبل کے الہام کا ڈھنگ وہی ہے اب اس امر کی مخالفت کر کے جس کو مولوی محمد حسین لاہوری یا اور لوگوں کی طرح اتنی رجحیل کرنا ہو کہ مگر کوئی وجہ مخالفت کی ہم نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ اس مقدمہ میں شریع

تیسرا ایضاً ہماری **الکتاب** کو وہ ہمیں الہامی اور سچا اور اُس کے راقموں کو بھی ویسا ہی صاحب الہام اور حقیقی راستباز کہا ہے البتہ چاروں انجیلوں کے حواری سولوں کے جو ملفوظات وغیرہ ہیں انہیں مجموعہ انجیل میں سے نہیں سمجھا اسپر ہم صرف یہہ کہہ سکتے ہیں کہ جیسا سید صاحب انکے راقموں سینٹ متی اور سینٹ یوحنا کو

اور ان کے ساتھ اور حواریوں کو بھی صاحب
الہام کہتے ہیں اور مقدس روح خدا کے ہدایت
اور اُن کی ہر اصلاحات کو بھی کیوں کہ نہیں کی
شمولیت میں نہیں سمجھتے۔ غرض کہ اس مقدمہ
میں ہمارے سید صاحب کی وجوہات
بھی نہیں کہ خوب تر نہیں بلکہ کمزور ہیں ٭

چوتھا مقدمہ

اس میں آنریبل مولوی سید احمد خان بہادر
بالقابہ نے کتاب مقدس کی اصلیت اپنا
اعتقاد اور نیز سچے اہل اسلام کا اعتقاد
بیان کیا ہے۔ چنانچہ سید صاحب کہتے
ہیں کہ ہم اہل اسلام یعنے خود سید صاحب
اور انکے مقلد اور سچے مسلمان بائبل
کو منجانب اللہ اور خدا کا کلام اور اُس کو
حق اور برحق سمجھتے ہیں۔ اب اس پر
اگر کوئی ناحق کی حجتیں کرے کہ کامل اعتقاد
نہیں اور یوں ہو اور ووں ہو (ہمارے
بھائی عزیز جیسے کہ پادری ٹھاکر داس
صاحب امبروری ضلع سیالکوٹ صوبہ
پنجاب کی طرح) تو فضول اور لاحاصل امر ہے ٭

پانچواں مقدمہ

اس میں ہمارے عالی نسب سید نے یہ لکھا
ہے کہ الکتاب کتنے صحیفوں پر مشتمل ہے
اور پھر انہیں صحیفوں کو صحیح سمجھا ہے جو
امریکن میتھوڈسٹ ایپسکوپل
چرچ وغیرہ مندرجہ حاشیہ فرقوں میں
مستعمل اور متداول ہیں۔ اب کوئی بحث
(۱) چرچ آف انگلینڈ   اور کیوں بھی قبول
(۲) فری چرچ   کرنا حق نہیں
(۳) لنڈن انڈیپنڈنٹ   کیوں تحقیق کی ہے
(۴) بپٹسٹ   اگر وہ اس امر کے
(۵) پریسبیٹیرین   انکار کر دیں کہ

کتاب مقدس پر الہامی کلام جو ہر ایک کو نہیں
کو ایک یک اور گناہ کو جو خدا سے معبود
ہر ایک سمجھتا ہوا اُٹھا کریں گے
اسی واسطے کتاب مقدس کو وہ دیوتوں کے ہاتھ
کو مانتے ہیں ٭

چھٹا مقدمہ

اس مقدمہ میں قریباً پانچویں مقدمے
کی سی ہی بحث ہے یعنی جو بائبل اب
ہمارے ہاتھ میں ہے وہ اصلی الہی بائبل ہے

ساتواں مقدمہ

اس ساتویں میں مندرجہ حاشیہ قدیم الایام
اور متکلمین فیلسوف اسلام اور نامی وغیرہ
نامدار عالموں کی کامل اور مکمل شہادت
(الف) امام فخر الدین رازی لکھ کر صاف
(ب) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صاف لکھا
ہو کہ کتب مقدس میں تحریف ہرگز ہرگز
اور مطلق نہیں ہوئی۔ پھر سید صاحب
اس پر بھی ایزاد کرتے ہیں کہ حرف بلکہ
بلکہ عبارت کے پیش و پس یا بالکل حذف
ہونے سے بھی تحریف نہیں سمجھی جاتی
کیونکہ پاک نوشتوں کی تعلیمات تحقیق
اور تدقیق کے مرتبہ تک پہنچ کر وہی
ثابت ہوئیں جو ابتدا میں تھیں۔ اب کوئی
شخص بازار میں کس بنا پر جھگڑا کرے
اگر اس پر بھی مطمئن نہ ہو تو جھک مارے ٭

آٹھواں مقدمہ

اس میں اس امر کی بحث ہے کہ آیا الکتاب
کے تمام صحائف بعینہٖ ویسے ہی ہیں
جو ابتدا ابتد میں تھے۔ بعد کمال تحقیق
اور رد و قدح کے لکھ دیا ہے کہ ہاں بے نقص
اور بے تحریف اور بغیر کمی بیشی کے اصلی
ہیں۔ اب اس پر بھی اگر کسی کو شبہ کی گنجائش
ہے تو وہ کی رکابی اور مچھلی کے تیل کی بوتل

وغیرہ وغیرہ فرقوں کی دستاویز میں لکھی ہوئی
تو اُن کو ہرگز ہم کیا کہیں ٭

نواں مقدمہ

عالی جناب سید صاحب نے مترجمہ
یونانی کتاب الاقدس کے ترجموں
کے بارہ میں بہت ہی مفصل اور مشرح بحث
کی ہے جس کا سمجھنا عیسوی والوں کی
ہمت کا بھی مقدور نہیں کہ ویسی
حیرت انگیز بحث کر سکے۔ بلکہ کسی ایسے
ویسے اہل کتاب کا دماغ نہیں کہ اس مباحثہ کی
مشکلات کا متحمل ہو سکے۔ سید صاحب
فرماتے ہیں کہ ایک کتاب کے اگر کئی
زبان میں دس بیس ترجمے ہوں تو وہ
گو بظاہر مختلف الالفاظ ہوں گے مگر بلحاظ
مطالب متفق المعانی ہوں گے۔ اسی طرح
اُس کتاب کا حال جان لینا چاہئے جس کے
صدہا ترجمے مختلف زبانوں میں ہوئے ہیں
اس صورت میں سخت بے انصافی ہے کہ
اُن میں نقص فرض کریں حالانکہ اصل بائبل یعنے
ترجموں کے اعتبار پر بھی الآن کما کان
بے نقص ہے ٭

دسواں مقدمہ

یہ بھی صاحب ہی مقدمہ ہے جو ہمارا اور ہمارے
دکنی ہمعصر برادر سید یوسف صاحب بھی
صاحب کا باہم تنازعہ فیہ ہے۔ ہمارے
بھائی صاحب ممدوح فرماتے ہیں کہ
بحمد اللہ سید نے ناسخ اور منسوخ کے
مسئلہ کو مان لیا ہے ہم کہتے ہیں کہ اسکی
حقیقت کو وہ جسکو ہم تکمیل سے تعبیر
کریں گے متی ۵ - ۱۷ جو یعنی ہمارے دین
مسیحی کا منشا بلکہ علیہ السلام ہے لیکن
منسب معلوم ہوتا ہے کہ دسواں مقدمہ



جو متنازعہ ہو یعنیہ اور بلفظہ نظر ناظرین کرینگے اور پھر اُسپر ہم اپنی رائے ناقص (اپنے مُقدس رسول پیغمبر کے ہم زبان ہوکر اور کلیسیائے جامع کی پیروی میں اور وہ کلیسیا رومن جسکی نسبت کیتھلک ہم آپ ہی میتھوڈسٹ ایسکوپل چرچ صاحب کی پہلی فصل باب ۱۰ دفعہ میں تذکرہ ہو کہ کوئی اور کلیسیا دین میں حجت نہیں ہو) الکتاب ہی ہے بیسیوں نمونے پیش کرینگے جب اِس پر اپنی رائے لکھینگے۔ اِس سلسلہ کی تیسری رپھارک میں ہم ستویں مقدمہ کی نقل کا اصل پیش کرینگے انشاء اللہ العزیز۔

پہلا تمغہ
دوسرا ایضاً

اِن دونوں تمغوں میں سے پہلے میں تو بائبل کے تواریخی واقعات ہی باہم دوسرے میں ہجری اور عیسوی سنوں کی باہم مطابقت کی ہے۔ اِن سے ہمارے بھائی دکنی کو کچھ سروکار ہو اور نہ تمغہ لگے کسی انگریز کو ہو تو بتلا دیجئے ہم اُسکو بھی **دیکھینگے**

المختصر ہم مسیحی دین میں غیر متعصب تو ہیں مگر نادانی کے ساتھ نہیں۔ ہمارا اصول ہمیشہ یہہ ہونا چاہئے کہ جہاں کہیں **صداقت** ہو اور جو واقعی صداقت ہو جو ملہم نازل ہو اور ہماری الہامی کسوٹی سے کامل عیار بھی نکلے اُسکی تصدیق کریں۔ اگر قرآن اور سائر اسلام اور وید اور آریامت وغیرہ کتابوں میں یا اُن کے پیروؤں میں کچھ صداقت ہو تو وہ صداقت ہی رہیگی کبھی غیر صداقت نہ ہوجائیگی۔ اِسلئے آؤ ہم قوموں کے ساتھ صلح کریں۔ نفرت اور وحشت کو چھوڑ دیں۔ اور پھر مل کر ہم تلاش کریں کہ صداقت کیا ہے۔ یوحنا ۱۸: ۳۸

باقی آئندہ

ویلزرف آن کارنس پینے انیٹ سے گئے سو بالکل علاج ہو گئی پتہ اِس دوا کی قیمت ۱/ ہے مقام بمبئی بدوکلان بی ایس سیٹھن کمپنی جنرل ایجنٹ سے ملتی ہے

بقیہ

حالات مدرسۃ العلوم علیگڈھ جو چودھری امام بخش خان رئیس لاہور نے بچشم خود مشاہدہ کرکے قلمبند کئے

اول صبح صادق سے ہر ایک طالب علم خوب سے بیدار ہوکر بعد فراغ حوائج ضروری اور کرنے وضو کے نماز باجماعت ہو جب حقایہ وقت خود اور اگر ہو پڑھنے میں پیش نماز مذہب اہل سنت و جماعت و مذہب شیعہ وغیرہ علیحدہ علیحدہ موجود ہیں۔ اور ہر ملت کی علیحدہ علیحدہ جماعت ہوتی ہو بعد فراغ نماز تلاوت قرآن مجید ہوتی ہو۔ پھر قبل جانے مدرسہ کے ایک ایک پیالہ چاء عمدہ اور ایک ایک بسکٹ کھانے ہر ایک طالب علم کو ملتا ہو اور گیارہ بجے طعام اور تین بجے بعد چاشت کے ایک ایک سموسہ خوش ذائقہ جس میں قیمہ گوشت پڑا ہوا ہوتا ہو ملتا ہو اور شام کو طعام۔ اور ہفتہ وار ایک دن حسب درخواست طلبا کے طعام جس قسم کی خواہش و رغبت ہو ملتا ہو اور طلبا اہل ہنود کا انتظام جو ہر روز لفظی خود بمعمولی چندہ فی کس سے روپیہ ماہوار ہو اور رسوئی خانہ علیحدہ جس میں برہمن موجود ہیں اِس تین روپیہ میں ہر ایک شخص کو خشک آٹا ملتی ہو اور ہر طالب العلم اہل ہنود اپنے کمرہ میں روغن زرد و مربہ و اچار وغیرہ رکھتا ہو اُس سے طعام تناول کرتا ہو اور کمرہ سکونتی کا کرایہ مثل طلبا اہل اسلام فی کس ایک روپیہ ماہوار ادا کرتا ہو۔ اور بوقت چھ بجے شام کے جملہ طلبا کو مہلت کھیلنے کرکٹ کی ہوتی ہو اُس وقت کی کیفیت طلبا از بیان سے باہر ہو کہ اُس میدان وسیع صحن مدرسۃ العلوم میں کہ سبزہ زار خوشنما اور سطح ہموار نہ کہیں گرد اور نہ غبار ہوائے خوش گوار طبیعت صفا رو کبار ہو باہم خوش و خرم کرکٹ کھیلتے ہیں بعد فراغت مل جلکر کرتے ہیں اور بوقت مغرب عشاء نماز پڑھتے ہیں باجماعت فعلنا، ہر ملت علیحدہ علیحدہ پڑھتے ہیں اور ہر مذہب ہر ملت کے وعظ و پند اُسی ملت کے عالم علیحدہ کرتے ہیں اور صبح و شام تلاوت قرآن شریف ہوتی ہو۔ اور بسبب مذہب و ملت کے کسی کو کسی قسم کا تکرار و مباحثہ نہیں سُنتا نہ کسی کو کسی کے مذہب میں کچھ دخل ہو ہر ایک شخص اپنے اپنے مذہب کا پابند ہو۔ ماہ رمضان میں جملہ طلبا اہل اسلام نے روزہ رکھے اور بوقت شب تراویح پڑھتے رہے تمام رمضان المبارک میں چار قرآن شریف ختم ہوئے جو بر

احاطہ مدرسۃ العلوم بہت وسیع و بسیط ہو اسلئے بوقت نماز جہت اجتماع طلبا گھنٹہ بجایا جاتا ہو اُس سے جملہ طلبا مجتمع ہو جاتے ہیں بعد اذان کہکر نماز باجماعت پڑھی جاتی ہو۔ اگر طالب العلم [illegible] بلا عذر معقول نماز سے [illegible] ہوتا ہو۔ چنانچہ [illegible] وقت عصر جب شام کے ہمراہ جناب سید سمیع اللہ خان صاحب سیر مدرسہ کرتے تھے یکایک آواز جرس میرے کان میں پہنچی اُسی وقت تمام طلبا اہل اسلام اپنے اپنے کمروں سے جملہ کاروبار چھوڑ چھاڑ کر بسرعت تمام جانب مسجد گئے میں بھی ہمراہ مولوی صاحب موصوف مسجد میں گیا مؤذن نے اذان باواز بلند کہی بعدہ نماز باجماعت پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے پھر آواز جرس ہوئی اُسوقت جملہ طلبا اپنے اپنے کمرہ ہائے تناول طعام میں گئے میں بھی شریک تھا۔ اُسجگہ جاکر دیکھا کہ طعام قرینہ سے چنا ہوا ہر ایک طالب علم کے واسطے رکھا ہو کہ ہر ایک طلبا کے سامنے ایک ایک رکابی پلاؤ عمدہ اور ایک ایک پیالہ گوشت اور ایک ایک رکابی دال کی بقدر حاجت گھی ہوئی ہو اور جملہ خانساماں و خدمتگار اپنے اپنے کام پر دست بستہ موجود ہیں۔ اور لیاقت کے ساتھ ہر ایک ملازم اپنا اپنا کام انجام دیتا ہو جب کسی طلبا نے جانب ملازم دیکھا تو خدمتگار فوراً سمجھ گیا کہ خواہش آب ہو اُسیوقت پانی سرد آبخورہ میں مؤدب ہو کر پیش کیا۔ بعد فراغ تناول طعام جملہ طلبا اپنے اپنے کمروں میں جاکر مصروف نوشت و خواند ہوگئے +

یہہ مدرسہ شہر علیگڈھ کی آبادی سے بفاصلہ چار میل غیر آباد جگہ میں ہو اور اُسجگہ جملہ اشیاء ضروری ضروری ہر وقت مہیا رہتی ہیں طالب العلم کو اندر شہر آنے کی اجازت نہیں ہو چوکیدار معین ہیں اگر طالب العلم کو کسی ایسی چیز کی ضرورت ہو تو معرفت چوکیداران منگا لیتا ہو بغرض شہر میں جانا نہیں ملتا +

اہو صاحبان ایسے ایسے انتظامات اور قواعد و ضوابط مذکورہ بالا پر خیال کرنا چاہئے اور عوام الناس کے کہنے کو ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ دوسرے روز مولوی سمیع اللہ صاحب بہادر موصوف سے پھر ملاقات ہوئی میرے طور و اطوار سے دریافت

کیا بزرگ اطوار و درستیٔ آپ - جن سے غرض کی کہ جو عمدہ تر
کی زبانی تعریفانہ کلام میں سُنتا تھا اُن میں سے ایک بھی دیکھنے میں
نہ آئے بلکہ برعکس اُس کے دیکھنے میں آیا - مولوی صاحب موصوف
نے ذرا یکہ جو چار ارادہ دلی ہے خداوند عالم اُس کو پورا کرے اور جو
خیال لوگوں کے ہیں اُنکو خدا تعالیٰ ہدایت بخشے - اور جو جو طریقہ
تعلیم اُسجگہ دیکھا گیا اُس کے بیان کی گنجایش بالکل نہیں ہے کہ
اگر ایک ہی جماعت کے سبق کا حال بیان کیا جاوے تو مضمون
نہایت طول ہو جاویگا - خیال کرنا چاہیے کہ جب دیگر امورات
کے ایسے ایسے انتظام ہیں تو پس تعلیم کے لیے کیوں نہو نگے
اگر غور اور انصاف سے دیکھا جاوے تو ایسا مدرسہ عالی اور
ایسے ضوابط اسلامیا اور ایسے اُستاد قابل ہند و پنجاب میں
کوئی نہیں ہے - اگر جملہ مدرسہ ہائے ہند پر اسکو ترجیح دیجاوے
تو بجا ہے - اور عوام الناس کی زبان کو کوئی روک نہیں سکتا

قِیْلَ اِنَّ اللّٰہَ ذُوْوَلَدٍ + قِیْلَ اِنَّ الرَّسُوْلَ قَدْ کَہَنَا
مَا نَجَی اللّٰہُ وَالرَّسُوْلُ مَعًا + مِنْ لِسَانِ الْوَرٰی فَکَیْفَ اَنَا

بارہ روز تک میں مدرستہ العلوم میں دیگر جملہ امورات و ضوابط کو
بخوبی غور کیا جب میں نے جملہ امور یہاں لائق تحسین دیکھے اور
خوب آزمائے بھر میں نے ہر سہ فرزندان اپنے کو داخل مدرستہ العلوم
کیا - جنابِ اُستادوں نے بعد امتحان بڑے لڑکے کو جماعت پنجم میں
اور اُس سے چھوٹے کو ساتویں جماعت میں اور تیسرے کو جو
سب سے چھوٹا بعمر ۷ سالہ ہے آٹھویں جماعت میں داخل کیا
فیس داخلہ ایک ایک روپیہ کل تین روپیہ - اور فیس بابت کرایہ
کمرہ و ملازم و خوراک وغیرہ اخراجات ابتدائے ۱۵ اگست لغایت
اخیر دسمبر ۱۸۹۵ء بابت ۴ ماہ ہر سہ فرزندان کا داخل کر دیا کہ جسکی
اوسط فی ماہ ۵ روپیہ ہوتی ہے - اے صاحبو اگر تم اُسجگہ جا کر بچشم خود حالات
مدرسہ کے دیکھو تو تم کو معلوم ہو جاوے - کسی نے سچ کہا ہے

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

بقیہ

نظر اجمالی بر کتاب المسمیٰ تبیین الکلام فی التفسیر التورات والانجیل علی ملت الاسلام مولفہ سید احمد خان صاحب بہادر

مرقومہ

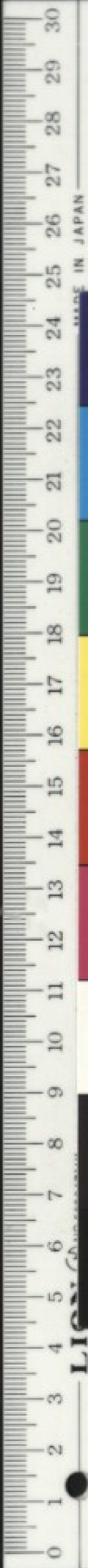
المفتقر الی اللہ الصمد سید یوسف حامد حسینی المقلد عاشرہ

از حصہ اوّل

تعلیم سید صاحب نے شارع کو ایک حکیم حاذق سے تشبیہ دیا ہے کہ جسکی تشخیص
اور تجویز میں غلطی کا احتمال بھی نہیں ہے ایک مریض کے لیے پہلی دفعہ ایک دوا
تجویز کری اور اُسکو یہ نہ بتلایا کہ کب تک اُس کو استعمال میں لاوے گو
وہ طبیب پہلے سے خوب جانتا تھا کہ اتنی دنوں تک پس وہ اُسکو استعمال
کریگا تو اُس کا مزاج دوسری دوا کے دینے کے لائق ہوگا جب وہ
گذر گئی اور اُس کا مزاج دوسری دوا کے استعمال کے لائق ہوا تو اُس
حکیم نے اُس کو دوسری دوا بتادی اور پہلی دوا کے استعمال کرنے کو
منع کر دیا ظاہر یہ دوا کا استعمال منسوخ کیا مگر درحقیقت منسوخ نہیں کیا
بلکہ طبیب نے صرف پہلی دوا کے استعمال کی میعاد بتا دی اقول
اگر یہ تشبیہ اعتباری ہے تو ہم اس تشبیہ کے مقابل دوسری تشبیہ
اپنے مفاد کے لیئے بیان کر سکتے ہیں مثلاً ہم دعوی کرتے ہیں کہ خدا
کے احکام اور شرایع ابدی ہیں اور اُن کا قیام علی الدوام خدا کی
تعریف میں داخل ہے اور اُس کی شریعت میں سے ایک نقطہ و حرف بھی
قابل نسخ نہیں ہے اور اُسکی شریعت ایک عمارت آہنی کی مانند ہیں
کہ جن میں سے ایک جزو بھی ضعیف و شکستہ اور قابل مرمت نہیں ہے
اگر ہوگا تو عمارت کا نقص نہیں ہوگا بلکہ معمار کی صنعت کا قصور ہوگا
پس جس حال میں کہ خدا کی ذات جمیع عیوب و نقصانات سے پاک
ہے تو اُسکے افعال و علم و ارادہ و قدرت بھی پاک ہوگا علی ہذا القیاس
خدا نے اپنی شریعت کی تعمیر بوجہ اکمل و اتم بوساطت ذوات بابرکات
انبیا علیہم السلام قائم کی ہے کہ جس کا وقت و نسخ خیال محال ہے
پس اگر سید صاحب کی تشبیہ حقیقی اور منزلہ دلالت مطابقی کے ہے

تو اسکا خلاصہ یوں ہونا چاہیئے کہ شریعت الٰہی امراض عام خدا کی دانستگی رفع
امراض اور علاج بندگان اور نیز بغرض اصلاح اوضاع و اطوار روحانیہ
بمنزلہ تریاق اور اکسیر اعظم کے ہے کہ جسکے عمل و استعمال سے روحانی
امراض رفع ہوتی ہیں اور بتدریج استعمال صحت مزاج باطنی اور
شفاء تقرب کردہ حاصل ہوتی ہے لہذا تبدیل احکام الٰہیہ کی ضرورت
ہوتی ہے تو اس میں نقصان عظیم لاحق ہوتے ہیں اوّل تو ہر ایک
قوم کے اوضاع و اطوار من حیث الاختلاف جداگانہ ہیں اس صورت
میں ہر ایک قوم کے لیئے اُنکی عادت کے موافق جداگانہ شریعت
مطلوب ہے اس صورت میں جمیع مذاہب کی تردید سید صاحب کس
دلیل سے کریںگے - دوم انسان کی حالت ہمیشہ اور ہر زمانہ میں مرتقی
رہتی ہے پس بتقضائے تبدیلی کے دین بھی بدلتا ہے اور ایک دین
ہر زمانہ کے لوگوں کے لیئے کفایت نہ کریگا جیسا کہ انسان کی تبدیل
حالت کو قرار اور استقرار نہیں ہے اسیطرح دین کے لیئے بھی قیام
نہیں ہے پس نتیجہ اس مثال کا یہ نکلا کہ خدا معاذ اللہ منہا انسان
کے لیئے ایک ایسا مستقل و غیر متغیر دین نہیں قایم کر سکتا ہے کہ جو
جامع ہر ایک قسم کے آدمیوں کے لیئے ہر زمانہ میں کفایت کرے حالانکہ
ایسے اعتقاد سے خود سید صاحب بھی دین محمدی کی متابعت کا دم
بھرتے ہیں - سشم آتش پرستوں کے لیئے بموجب اُنکی کیفیت و
حالت کے احکام ضرور ہیں - بت پرستوں کو اُنکی عادت کے موافق
احکام درکار ہیں ملحدوں اور دہریوں کے لیئے اُن کی حالت کے
موافق حکم مناسب ہیں - پھر ہر ایک کے لیئے ایک ایک نبی و ہادی
کی حاجت ہے کہ جو اُن کو احکام و پیغام پہونچایا کرے - مع ہذا بس
یہ قباحتیں کل سید صاحب کی مثال سے پیدا ہوتی ہیں اسلیئے
احکام منسوخہ کی تسلیم کی کوئی دلیل نہیں نکلتی ہے اسلیئے عقیدہ نسخ
احکام الٰہیہ خدائے پاک کے تقدس کے خلاف ہے اور شریعت موسوی
ایسی جامع و کامل ہے کہ جو ہر ایک قوم و گروہ کے لیئے کافی و مکتفی ہے
اور کل انبیا و مرسلین اُسی کے پابند تھے اور اُس کا استقرار ابدی

باقی آئندہ



اخبارات تاربرقی

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ یہاں ایک بے بنیاد سی افواہ مشہور ہو رہی ہی کہ مسٹر پارنل گولی سے ہلاک کئے گئے ❖

خبر آئی ہو کہ روسی اسلحہ و سامان جنگ متواتر بلگیریا میں جا رہا ہو ❖

پیرس ۲۰ ستمبر۔ آج مارکوئیس سینگ نے پریزیڈنٹ کونسل وزراء سے ملاقات کی خبر ہو کہ گورنمنٹ چین تجاویز فرانس کو منظور کرنا نہیں چاہتے ❖

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ مسٹر پارنل کے قتل کی رپوٹ بے بنیاد نکلی مسٹر کرائی ٹاپو کا ایک زمیندار مارا گیا ہو۔ اڈوائل تائل کیری کے مقدمہ کی تحقیقات ہو رہی ہو۔ کل ایکسٹیر ہال میں مسٹر شا پادری کے میڈگاسکر سے واپس آنیکی تقریب میں بڑا بھاری جلسہ ہوا۔ انہوں نے اِن تمام بدسلوکیوں کا ذکر کیا جو انکے ساتھہ فرانسیسیوں نے کی تھیں ❖ اخبارات لنڈن آج انتقام کے لئے زور دے رہے ہیں ❖

پیرس ۲۰ ستمبر۔ ایک سرکاری تار برقی سے معلوم ہوا کہ سیاہ جھنڈے والے سونٹی میں چلے گئے ❖

سینٹ پیٹرز برگ ۲۰ ستمبر۔ نیم سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہو کہ بلگیریا میں روسیونکی پالسی بالکل صلح کے کل ڈھنگ پر ہو ❖

ہانگ کانگ ۲۰ ستمبر۔ لوگن جس نے ایک چینی کو حال میں غرق کیا تھا بعلت قتل مجرم قرار پایا اور سات سال کی قید کا سزایاب ہوا ❖

شملہ ۲ ستمبر۔ حال میں جو ایک اخبار میں یہہ رپورٹ شایع ہوئی ہو کہ البرٹ بل بہت جلد پاس ہوگا بالکل قابل تردید ہو۔ کیونکہ اصل حال یہہ ہو کہ یہہ سوال گورنمنٹ ہند کے ہاتھہ سے نکل کر قومی مسئلہ ہو گیا۔ یہہ امر قابل افسوس ہو کہ بہت ترقی یافتہ روڈیکل اندیشہ کرتے ہیں کہ انکے بھائی انگلنڈ کے روڈیکل اس سوال کو محرکان بل کے منشا سے بہت زیادہ وسعت دینا چاہتے ہیں مگر گورنمنٹ ہند کی یہی منشا ہو کہ یورپین لوگوں کو کافی کفالت دے کہ اگر یہہ بل کچھہ تبدیل [illegible] ہو کر قانون بن گیا تو ان کے ساتھہ انصاف سے برتاؤ ہوگا ❖

بمبئی ۴۔ اکتوبر۔ ایک تار کی خبر سے واضح ہوا کہ سٹیمر آریئی جو بمبئی سے ۱۰ اگست کو گیہوں سے لدکر یورپ کو روانہ ہوا۔ ۹ روز کے سفر کے بعد راس فرتک میں جو نخلیج حبشستان کے جنوبی کنارہ پر واقع ہو بالکل شکست ہو گیا۔ جہاز مذکور کا ۱۱۰۴ ٹن کے وزن سے بیمہ ہو چکا تھا اور سوداگران ولکی اور ٹرنر بل کی ملک تھا ❖

شملہ ۴۔ اکتوبر۔ آج صبح کو جناب سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب شملہ سے روانہ ہوئے اور ریاست ناہن کا ملاحظہ فرماوینگے۔ مقام محرم پور میں شب کو قیام فرماوینگے اور سناور میں لارنس اسائیلم کو ملاحظہ فرماتے ہوئے دوسری صبح کو جہاں میں طعام تناول فرماوینگے اور بعد تناول طعام بجانب ناہن مراجعت فرما ہو کر وہاں جمعرات کے دن قبل از شام پہنچ جاوینگے جناب ممدوح جمعہ کی شام کو وہاں سے روانہ ہو کر دوشنبہ کے روز پھر شملہ میں تشریف فرما ہونگے۔ حضور ممدوح کے ہمراہ کمشنر صاحب انبالہ مسٹر میکورٹ ینگ صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کپتان لیمبرٹ صاحب اراحتی پرائوٹ سکرٹری ہیں ❖

نمائشگاہ کلکتہ۔ نمائشگاہ کلکتہ کی نسبت جو اشتہار شایع ہوا ہو اسکا ترجمہ ہم بھی درج اخبار کرتے ہیں ❖

۴۔ دسمبر ۱۸۸۳ء سے یکم مارچ ۱۸۸۴ء تک کلکتہ کے میدان میں ایک نمائشگاہ منعقد ہوگی جسمیں تمام دنیا کی اشیاء قابل دید جمع کیجاوینگی۔ کئی مہینے سے حسب الحکم نواب لفٹنٹ گورنر بنگال عمارات زیر تعمیر ہیں۔ یہہ عمارتیں عجائب خانہ کے حصہ جنوبی اور میدان میں اس غرض سے بنائی گئی ہیں کہ جو اشیا نمائشگاہ کے لئے بھیجی جائیں اور وہ انمیں رکھی جائیں نمائشگاہ کی عمارتوں میں ہر قسم کی عمارتونمیں ہر قسم کی کلیں اور انگلستان ہند اور ملکونکی دستکاری اور صناعی کی اشیا رکھی جاوینگی اور بنگال اور اور ممالک ہندوستان کی بہترین اور عمدہ عمدہ عمارتوں کے نمونے دکھائے جاوینگے ❖

اس کام کے لئے گورنمنٹ نے خاص افسر مقرر کئے تھے۔ جنہوں نے مختلف حصص ملک سے اِن نمونوں کو جمع کیا ہو دنیا کے کل حصوں سے لوگ جوق جوق جمع ہونگے۔ تاکہ ہندوستان کی عظمت و شان و شوکت مشاہدہ کریں۔ اور ہندوستان کے باشندونکو موقع ملیگا۔ کہ مشرق اور مغرب کی خوبصورت خوبصورت اشیاء بیشمار دیکھیں۔ ممالک غیر کی نئی نئی صناعیاں ہندوستان میں آئینگی اور اسکا نتیجہ یہہ ہوگا۔ کہ اشیاء ارزان ہو جاوینگی اور تجارت کو ترقی ہوگی۔ اِن کل امور کے علاوہ ہر ایک شخص جو دیکھنے کا شایق ہو وہ مہاراجگان و راجگان و نوابان و ٹھاکران و زمینداران و مہاجنان و امراء ہند کے بیش بہا اور نایاب جواہرات و زیورات بخوبی دیکھہ سکتا ہو۔ یہہ لاکھوں کھا روپیہ کا مال ہو ایک خاص عمارت انہیں کے لئے بنوائی گئی ہو جسمیں جواہرات حفاظت کے ساتھہ رکھے جائیں گے اور سب کو دکھائے جاوینگے ❖

یہہ کل اشیاء ہمیشہ دیکھی جا سکتی ہیں۔ اور سہ پہر اور شام کو کوئی مخصوص وقت مقرر کیا جاویگا کہ ہر قسم کے لوگونکی تفریح کے واسطے انواع و اقسام کے دلربا تماشے کئے جائیں۔ اِن تماشونمیں کئی قسم کا گانا بھی ہوگا۔ اسکے علاوہ اور اور اقسام کے پر تفریح تماشے دکھائے جاوینگے۔ اور وقتاً فوقتاً یہہ تماشے بدلے جاوینگے۔ اس غرض سے کہ ہر ایک شخص امیر ہو یا غریب جسقدر مرتبہ اسکی خواہش ہو نمائشگاہ میں جا سکے داخلہ نمائشگاہ کا ٹکٹ دینگے سب گھنٹونمیں دس بجے صبح سے ساڑھے سات بجے شام تک ہر رکا ہوگا مگر اتوار اور بدھ اس سے مستثنیٰ ہیں یا بدھ کے روز ایک روپیہ لیا جاویگا۔ تاکہ جو لوگ خاص آرام و آسایش کے ساتھہ نمائشگاہ دیکھنے کے شایق ہیں اُنکی خواہش پوری ہو۔ یہہ بھی کوشش ہوئی ہو کہ ہندوستانی لیڈیاں پردے کے ساتھہ نمائشگاہ میں جا سکیں اور اسطرح پر جا سکیں کہ اُنکے رسوم ملکی کے خلاف نہو۔ لہذا اس غرض سے خاص خاص دن اُنکے لئے مقرر کئے جائیں اور اُن دنوں میں صرف لیڈیاں ہی جا سکیں گی۔ مرد نہیں جانے پاوینگے۔ یہہ پہلا ہی مرتبہ ہو کہ ہندوستان کے باشندونکو ایسی نایاب اور نادر اشیاء دیکھنے کا موقع ملا ہی اور اغلب ہو کہ ایسا

ہے کہ پھر کسی شخص کو جو آجکل یہاں ہیں شاید ہی زندگی میں نہ دیکھے لہذا گورنمنٹ نے اشیاء نادر کے جمع کرنے میں بہت کچھ روپیہ صرف کیا اور بڑی محنت گوارا فرمائی - لہذا گورنمنٹ کی خواہش ہے کہ کل آدمی اعلے اور ادنیٰ طبقہ کے امیدوار اور غریب اس نمایشگاہ کو دیکھنے آئیں اور اسی سبب سے ٹکٹ کے دام اسقدر کم رکھے گئے ہیں ہر شخص آ سکتا ہے

قسطنطنیہ سے ٹایمز کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ سلطنت روم اپنی حکومت کے تمام اندرونی اور بیرونی معاملات میں مایوسی اور کچھ ترتیب اور کچھ انتظام کے عالم میں معلوم ہوتی ہے اور چاہتی ہے کہ کوئی ایسا امر واقع ہو کہ جس سے مالی اور ملکی بدانتظامی سے رہائی حاصل ہو۔ حکومت روم کی اس فکرمندی اور بیخبری کی دلیل یہ ہے کہ آجکل ڈاکہ زنی کی وارداتیں تمام سلطنت میں زیادہ ہو گئی ہیں - اضلاع میں ڈاکو نڈر پھرتے ہیں اور وہاں کے حکام روز بروز اُنسے مقابلہ کرنے سے عاجز ہوتے جاتے ہیں بلکہ شہروں میں بھی یہی حال ہے + اگر چندے یہی حالت رہی تو قسطنطنیہ سے دو چار میل بھی آگے جانا دشوار ہو جاویگا +

لودیانہ

کچھ ہمارے ہی اہل شہر کی طرف سے کسبیوں کو گلی کوچوں سے صاف کرنے کی درخواست نہیں گذری بلکہ آجکل اکثر شہروں میں اسکا بہت چرچا ہو رہا ہے چنانچہ لاہور گزٹ مطبوعہ ۷ اکتوبر میں یوں لکھا ہے کہ شملہ کے رئیس اس درخواست سے ایک عرضی بحضور ڈپٹی کمشنر بہادر پیش کرنے والے ہیں کہ جسقدر طوائفیں متفرق شریف لوگوں کے محلہ میں اور اور جگہ رہتی ہیں سبکو ایک ایسی جگہ بسایا جاوے کہ شریفوں کی سکونت سے فاصلہ پر ہو - اس عرضی پر کل رئیسوں کے دستخط ہو گئے ہیں اور عنقریب پیش ہونے والی ہے +

ہمکو پختہ یقین ہے کہ ہمارے ضلع کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضرور اہل شہر کی درخواست کو منظور فرما کر کوئی مستقل تجویز فرماوینگے کہ جس سے یہ بدنامی بدبو دفع ہو +

ہمنے مقدمات میں کمیشنوں کے تقرر کے بارے میں بہت کچھ لکھا اور دکھلایا بلکہ جتلایا کہ بعض بعض کمیشن اہل مقدمات کو تباہ کرتے ہیں - چنانچہ ہماری تحریر کی تصدیق اہل شہر کو تو ہو گئی ہے کہ یہاں کی ایک عدالت میں ایک اہل کمیشن بذریعہ وارنٹ رشوت خوری یا دغا کے جرم میں ماخوذ ہوا اور مقدمہ عرصہ تک دائر رہا اور ملزم کی طرفسے دو وکیل پیروی کرتے رہے - فرد جرم لگی - ضمانت لیگئی اور پھر ملزم بری ہوگیا - کیا اب بھی ہمارے دیسی حکام ہماری تجاویز پر توجہ نہیں فرماوینگے کہ کمیشن کے تقرر کا صیغہ اچھا نہیں ہے اور خاصکر اہل غرض اور بیکاروں امیدواروں کو کمیشن بنانا کسی صورت میں اچھا نہیں ہے کیونکہ انکو اپنی بھلائی اور برائی کا کچھ خیال نہیں ہوتا ہے اور اپنی غرض پوری کرتے ہیں +

ہمارے شہر میں دس روز سے میلہ دسہرہ کی علت سے بعض بعض انسان ریچھ - بندر - لنگور - مرد سے عورت - اور شکل سے بدشکل بنتے رہے اور آج تو ہزاروں آدمیوں کی کایا پلٹ ہو رہی ہے - اور معقول و غیر معقول سوانگ پھر رہے ہیں - عشق آمیز اور گندے راگ مستورات کے سامنے گائے جاتے ہیں اور ذی لیاقت تحسین اور آفریں کہتے ہیں +

یہ تمام معاملات اور خرچ اخراجات اور رونا پیٹنا جنگ - بہادری - دلاوری - سنگساری - تیراندازی مارنا اور پھونک دینا صرف ایک عورت کے بھگا لیجانے پر ہو رہے ہیں اور لوگ اپنی ناموری کے لئے زیادہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں اور ہر سال اُس عورت کے چورنگی توہین کیجاتی ہے بلکہ جلا پھونک راکھ کیا جاتا ہے مگر کمال افسوس ہے کہ اہل ہند اپنے عقل کے چور سے ایسا سلوک نہیں کرتے اور زیادہ تر افسوس اور غیرت ہے جو مسوائے قصبہ کے انداد کا بیڑا اُٹھاتے ہیں اور کچھ نہیں کرتے +

رپورٹ موسم و صحت و فصل پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۲ - اکتوبر ۱۸۸۲ء

دہلی - صحت عمدہ ہے - غلہ جو و جوار کا نرخ قدرے گراں ہو گیا ہے - دیگر غلہ جات کا نرخ بدستور ہے +

حصار صحت عمدہ ہے - ضلع رہتک و تحصیل جھجر میں بارش کی ضرورت ہے - دیگر مقامات میں فصل کی حالت عمدہ ہے نرخ بدستور ہے

انبالہ صحت عمدہ ہے - امید ہے کہ پیداوار فصل خریف درجہ اوسط سے کم ہوگی بسبب کمی بارش کے تخم ریزی فصل ربیع کی ابھی تک شروع نہیں ہوئی - نرخ بدستور ہے +

جالندھر صحت اور فصل خریف کی امید عمدہ ہے نرخ ارزاں ہوتا جاتا ہے +

امرتسر صحت اور فصل کی حالت عمدہ ہے نرخ ارزاں ہوتا جاتا ہے +

سیالکوٹ صحت اور فصل خریف کی امید عمدہ ہے نرخ بدستور ہے +

فیروزپور صحت اور فصل خریف کی امید عمدہ ہے نرخ ارزاں ہوتا جاتا ہے +

لاہور صحت اور فصل خریف کی امید عمدہ ہے فصل ربیع کی قلبہ رانی بدستور ہو رہی ہے - نرخ ارزاں ہوتا جاتا ہے +

راولپنڈی بارش [illegible] انچ ہوئی - دو فصلوں میں بخار پھیل رہا ہے - فصل خریف کی امید چار تحصیلوں میں عمدہ ہے اور باقی چار تحصیلوں میں درجہ اوسط ہے نرخ گراں ہوتا جاتا ہے +

شاہپور صحت انسانوں کی عمدہ ہے مگر تحصیل بھیرہ کے ایک گاؤں میں مرض مویشیاں پھیلی ہوئی ہے فصل مرجھا رہی ہے - نرخ بدستور ہے +

ملتان صحت اور فصل خریف کی امید عمدہ ہے - نرخ بدستور ہے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا